Majallah-Tahqiq
Research Journal of
the Faculty of Oriental Learning
Vol: 32, Sr.No.84, 2011, pp 27 - 56

مجلہ تحقیق
مجلہ کلیہ علوم شرقیہ
جلد ۳۲، جولائی۔ستمبر ۲۰۱۱ء، شمارہ ۸۴

فکر اقبال اور اسرار شریعت

حافظ عقیل احمد☆

ڈاکٹر محمد ادریس☆☆

Abstract:

Recognition of Shariyah enjoys a prominent role in the guidance of mankind. Different scholars illustrate the world "Shariyah" in their own ways. Shariyah is not for any particular nation, group, society or state rather it envisages the growth and welfare of whole humankind. It encompasses those rules and principles which occupay universal appeal. We can not modify basic principles of Shariyah but is affords some ways to explore solutions for day to day emerging issues and problems. Shariyah lays down the foundations for the very principles which could be applicable and practicable. According to Iqbal, the personality of the Holy Prophet is evident in Shariyah and plays a pivotal role in illustrating it. In addition Kalam-e-Iqbal is the greatest and the most important source of understanding Quran in this century.

لفظ شریعت کا سہ حرفی مادہ ش۔ر۔ع۔ یعنی شرع ہے یہ لفظ باب ''فتح، یفتح'' شرعاً سے ہے۔

امام راغبؒ نے لفظ شرع کا مفہوم ان الفاظ میں بیان کیا ہے۔

☆ اسسٹنٹ پروفیسر، گورنمنٹ پوسٹ گریجوایٹ کالج خانیوال

☆☆ اسسٹنٹ پروفیسر، شعبہ اسلامیات، بہاء الدین زکریا یونیورسٹی ملتان

"الشرع نهج الطريق الواضح، يقال شرعت له طريقاً. والشرع مصدر ثم جعل اسما للطريق النهج. فقيل له شرع و شرع و شريعة واستعيرذلک للطريقة الا لهيه قال شرعة ومنها جاً (۱) فذلک اشارة الى امرين احدهما ماسخر الله تعالىٰ عليه کل انسان من طريق يتحراه مما يعود الىٰ مصالح العباد وعمارة البلاد وذلک المشار اليه بقوله ورفعنا بعضهم فوق بعض درجات ليتخذ بعضهم بعضاً سخرياً(۲) الثانی ماقبض له من الدين وامره به ليتحراه اختياراً مماتختلف فيه الشرائع ويعترضه النسخ و دل عليه قوله ثم جعلناک على شريعة من الامرفاتبعها. (۳) قال ابن عباسؓ الشرعة ماوردبه القرآن والمنهاج ماوردبه السنة" (۴)

ترجمہ: شرع کے معنی ہیں وہ سیدھا راستہ جو واضح ہو۔کہا جاتا ہے"میں نے اس کے لیے واضح راستہ مقرر کردیا۔شرع اصل میں مصدر ہے پھر بطور اسم (بولا جانے لگا) اس راستے کے لیے جو واضح ہو۔ چنانچہ واضح راستہ کو "شَرْعٌ" اور "شِرْعٌ" اورشریعۃ کہا جاتا ہے۔اور استعارہ کے طور پر طریق الٰہیہ کے لیے یہ الفاظ بولے جاتے ہیں۔قرآن پاک میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا شرعۃ (ایک دستور) ومنہا جا(ایک طریق) اس سے دو باتوں کی طرف اشارہ ہے۔ایک وہ راستہ جس پر اللہ تعالیٰ نے ہر انسان کو مسخر کررکھا ہے کہ انسان اسی راستے پر چلتا ہے جس کا تعلق مصالح عباد اور شہروں کی آبادی سے ہے۔ چنانچہ اس طرف اشارہ اللہ تعالیٰ کے اس قول میں ہے۔ اور ہم نے ہر ایک کے دوسرے پر درجے بلند کئے تا کہ ایک دوسرے سے خدمت لے دوسرا راستہ دین ہے جسے اللہ تعالیٰ نے لوگوں کے لیے مقرر فرما کر حکم دیا ہے کہ انسان اپنے اختیار سے اس پر چلے۔جس کے بیان میں شرائع کا اختلاف پایا

جاتا ہے۔ اور اس میں نسخ ہوتا رہا ہے۔ اس پر اللہ تعالیٰ کا یہ قول دلالت کرتا ہے۔ پھر ہم نے تمہیں دین کے کھلے راستہ پر قائم کر دیا تو اس کی اتباع کرتے رہو۔

حضرت عبداللہ بن عباسؓ فرماتے ہیں۔ ''شرعۃ سے مراد وہ احکام ہیں جو قرآن مجید میں وارد ہوئے اور منہاج سے مراد وہ احکام ہیں جو سنت نبوی میں آئے''۔

امام محمد بن ابی بکر عبدالقادر رازی شریعت کا اصطلاحی معنی ان الفاظ میں تحریر کرتے ہیں۔

''الشریعة ماشرع الله تعالیٰ لعباده من الدین'' (۵)

ترجمہ: ''شریعت سے مراد وہ احکام ہیں جو اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں کے لیے بطور دین مقرر فرمائے ہیں''

محمد مرتضٰی الزبیدی لکھتے ہیں:

''ماسن الله من الدین للعباد وامربه'' (٦)

ترجمہ: ''یعنی شریعت سے مراد بندوں کے لیے اللہ کا مقرر کردہ وہ طریق ہے کہ جس پر عمل کرنے کا اس نے حکم دیا ہے''

قرآن حکیم میں شریعت کا لفظ متعدد مقامات پر بیان ہوا ہے۔ چند ارشادات ربانی درج ذیل ہیں۔

''ثم جعلنک علی شریعة من الامر فاتبعها ولا تتبع اهواء الذین لا یعلمون'' (۷)

ترجمہ: ''اس کے بعد اے نبی ﷺ! ہم نے تمہیں دین کے معاملے ایک کھلے راستے پر قائم کیا۔ سو تم اسی پر چلو اور ان لوگوں کی خواہشات کی پیروی نہ کرو جو علم نہیں رکھتے۔''

حضرت شیخ الہندؒ متوفی (1920ء) نے اس آیت میں لفظ شریعت کا ترجمہ ''رستہ'' (۸) اور مولانا مودودیؒ متوفی (1979ء) نے صاف ''شاہراہ'' لکھا ہے۔ (۹)

''ان المقصد شریعة اخراج المکلف من داعیته هواه لیکون عبدالله

اختیاراً کماهو عبدالله اضطرار" (۱۰)

ترجمہ: ''شریعت کا مقصد یہ ہے کہ مکلّف کو اس کی خواہش کی گرفت سے نکال کر اختیاری طور پر بھی اسی طرح اللہ کا بندہ بنا دیا جائے۔جس طرح وہ اضطراری امور میں اللہ کا بندہ ہے۔''

اسرار شریعت کی معرفت ہر اعتبار سے ایک مفید اور بنیادی علم ہے اس کی اہمیت ''امام قرطبی'' لکھتے ہیں

''ان الله لم یدع شیئامن الکرامة والبرالا عطا هذه الامة" (۱۱)

ترجمہ: ''فضیلت وکرامت کی کوئی بات ایسی نہیں جو اللہ تعالیٰ نے اس امت کو عطا نہ کی ہو۔''

اس کے باوجود شریعت کی ہر حکمت اور عقلی توجیح کے متعلق مغرب زدہ افراد تشکک اور قنوطی نطقہ نظر رکھتے تھے۔اسلامی شریعت میں حق مقصود بالذات ہے اور جو امر مقصود بالذات ہو صرف اسی کو پانے کی تلاش کی جاتی ہے۔

اس روش کی مزید بہتر ''توضیح البیرونی القانون المسعودی'' میں کرتا ہے۔''البیرونی'' نے لکھا ''انسان کو چاہیے کہ (کسی بھی علم وفن کے ارتقاء کیلئے) اگلوں کے اجتہاد کو ممنونیت کے ساتھ قبول کرے۔اور اگر کہیں کوئی خلل نظر آئے تو بلا جھجک اس کی اصلاح کرے۔اس فن کے متعلق اپنے افکار کو آئندہ آنے والوں کے لیے محفوظ کر لے۔(۱۲)

''البیرونی'' کے بیان کردہ یہ اصول وضوابط ظاہر کرتے ہیں کہ تحقیق اور تدبر وتفکر حیات انسانی کے ارتقاء کیلئے ایک لازوال راستہ ہے۔شریعت کسی قوم یا ریاست کیلئے نہیں بلکہ پوری انسانیت کیلئے نازل ہوئی ہے۔اس کے بنیادی اصولوں میں ترمیم (Modification) نہیں ہوتی۔بلکہ ان اصول وقوانین کو قائم رکھا جاتا ہے۔''حضرت علی ہجویری'' فرماتے ہیں۔

''اقامت حقیقت بے حفظ شریعت محال است وحقیقت بے شریعت نفاق است" (۱۳)

ترجمہ: ''یعنی اقامت حق کے بغیر شریعت کی حفاظت نہیں ہوسکتی اور حقیقت کے بغیر شریعت گویا نفاق ہے۔''

''امام ابوالقاسم قشیریؒ فرماتے ہیں''

''ربنا هذا الامرو ملاكه على فقط آداب الشريعة'' (۱۴)

ترجمہ: ''یعنی تصوف جیسے معاملہ کی بنیاد اور دارو مدار آداب شریعت پر ہے۔''

اس علم کی اہمیت وافادیت سے متعلق ''حضرت مجدد الف ثانیؒ'' لکھتے ہیں:

''شریعت تمام دینوی واخروی سعادتوں کی ضامن ہے طریقت اور حقیقت دونوں شریعت کے خادم اور اخلاص کے حصول میں معاون ہیں۔ طریقت اور حقیقت کا مقصد شریعت کے اندر اس کی اصل روح کو بیدار کرنا ہے۔ ان کے نزدیک شریعت کے اسرار اور رموز صرف اتباع سنت سے ہی سمجھ آسکتے ہیں''۔(۱۵)

ایک اور مکتوب میں لکھتے ہیں:

''فضیلت تمام سنت نبویہ کی پیروی سے وابستہ اور ہر امتیاز واعزاز شریعت پر عمل کرنے سے مربوط ہے''۔(۱۶)

مثلاً ''دوپہر کا سونا جو اتباع سنت کی نیت کی بناء پر ہو تو کروڑوں شب بیداروں سے افضل ہے''۔

مقدمہ حجۃ اللہ البالغہ میں اسرار شریعت کی حکمت بیان کرتے ہوئے ''شاہ ولی اللہ'' لکھتے ہیں:

''علوم حدیث میں سب سے باریک، دقیق وعمیق اور رفیع و بدیع علم اسرار دین کا علم ہے۔ جس میں احکام کی حکمتیں اور ان کے خواص واعمال کے اسرار ونکات بیان کئے جائیں۔ جن کے ذریعہ انسان شریعت کی لائی ہوئی چیزوں کے بارے میں صاحب بصیرت بن جاتا ہے۔ اور خلط وخبط سے محفوظ رہتا ہے''(۱۷) اس امر کی تائید میں ''مولانا ابوالحسن ندویؒ'' لکھتے ہیں:

''حجۃ اللہ البالغہ شریعت کے اسرار وحکم اور حدیث وسنت کی عقلی تشریح کے لیے لکھی گئی ہے''۔

اسرار شریعت کا علم اتنا اہم ہے کہ اس کو حاصل کرنے والوں کی تکریم کا حکم رسول اللہ ﷺ نے دیا۔

آپ ﷺ کا فرمان ہے۔

"وان رجالا یا تونکم من الارض یتفقھون فی الدین فاذا اتواکم فاستوصوا بھم خیر" (۱۸)

ترجمہ: "کچھ لوگ تمہارے پاس دین کی بصیرت حاصل کرنے آئیں گے تو انہیں اچھی طرح نصیحت کرنا۔"

احکام شریعت کے اسرار و رموز اور ان کی حکمتوں کے کھوج لگانے کا علم اتنا اچھوتا اور توجہ طلب ہے کہ "بقول شاہ ولی اللہ" اسلامی ادبیات میں آج تک اس موضوع پر کوئی مستقل اور جامع کتاب نہیں لکھی۔ اور اس علم کے اصول و فروغ کو مرتب نہیں کیا۔(۱۹) رموز دین کی اہمیت درج ذیل آیت سے بھی واضح ہوتی ہے۔

"وماکان المومنون لینفروا کافۃ فلولا نفر من کل فرقۃ منھم طائفۃ لیتفقھوا فی الدین ولینذروا قومھم اذا رجعوا الیھم لعلھم یحذرون" (۲۰)

ترجمہ: "پس کیوں ایسا نہ کیا گیا کہ مومنوں کے ہر گروہ میں سے ایک جماعت نکل آئی ہوتی جو دین میں فہم و بصیرت حاصل کرتی اور جب تعلیم و تربیت کے بعد وہ اپنے گروہ میں واپس جاتی تو لوگوں کی جہل و غفلت کے نتائج سے ہوشیار کرتی تا کہ لوگ برائیوں سے بچیں۔"

"یتفقھون فی الدین" باب تفعل کے وزن پر ہے۔ اس باب میں مشقت اور محنت کا مفہوم پایا جاتا ہے۔ یعنی حکمت دین سیکھنے کے لیے سخت محنت کی جائے اور پھر اس کی نشر و اشاعت میں مشقت اٹھائی جائے۔ یہ صلاحیت علمی کتب کے مطالعہ اور اہل علم لوگوں کی صحبت سے حاصل ہوتی ہے۔ مفتی محمد شفیع صاحب لکھتے ہیں۔ اس آیت کی رو سے علماء حق انذار کرتے ہیں حقیقی نذیر انبیاء کرام ہوتے ہیں۔ اس مناسبت سے علماء حق انبیاء کرام کے وارث ٹھہرے۔(۲۱) "مولانا اصلاحی" لکھتے ہیں:

''اسلام میں تعلیم وتعلم کا اصل مقصد دین میں بصیرت حاصل کرنا اور آخرت کی فلاح کے لیے اپنی اور دوسروں کی تربیت کرنا ہے۔ باقی چیزیں سب ثانوی حیثیت رکھتی ہیں اور اسی نصب العین کے تابع ہیں۔''(۲۲)

درج بالا ''آیت'' کی تشریح میں مولانا مودودیؒ لکھتے ہیں۔

''اس کا اصل مقصد عامۃ الناس کو محض خواندہ بنانا اور ان میں کتاب خوانی کی نوعیت کا علم پھیلانا نہ تھا۔ اس کا مقصد یہ تھا کہ لوگوں میں دین کی سمجھ پیدا ہو''۔(۲۳)''علامہ شبیر احمد عثمانیؒ'' نے لکھا ہے:

''کہ یہ آیت جہاد کیلئے نہیں بلکہ حصول علم کے لیے ہے۔ جہاد اور حصول علم دونوں ہی خروج فی سبیل اللہ ہیں۔ گویا مسائل کا دینی فہم و ادراک اور ان میں پوشیدہ حکمت و اسرار کاعلم جہاد فی سبیل اللہ ہے''۔(۲۴)

قرآن حکیم میں بہت سے احکامات و واقعات کے بیان کے ساتھ ان کی مصلحت وحکمت بھی بیان کی ہے۔

"کتاب انزلنه الیک لتخرج الناس من الظلمت الی النور" (۲۵)

ترجمہ: ''یہ ایک کتاب ہے جسے ہم نے تمہاری طرف نازل کیا تا کہ تم انسانوں کو تاریکیوں سے روشنی کی طرف نکالو''۔

نزول شریعت کا مقصد اور بھید اس طرح واضح کیا۔

"وانزلنا مهم الکتب والمیزان لیقوم الناس بالقسط" (۲۶)

ترجمہ: ''اور ہم نے ان کے ساتھ کتاب اور میزان نازل کی تا کہ انسان انصاف پر قائم ہوں''۔

حیات انسانی کا راز اور مقصد ان الفاظ میں اجاگر فرمایا۔

"الذی خلق الموت والحیوة لیبلوکم ایکم احسن عملاً" (۲۷)

ترجمہ: ''وہ ذات جس نے زندگی اور موت کو پیدا کیا، تا کہ تمہاری آزمائش کرے کہ کون تم میں سے زیادہ اچھا ہے''۔نماز کی حقیقت یوں بیان فرمائی۔

''ان الصلوۃ تنھی عن الفحشاء المنکر'' (۲۸)

ترجمہ: ''بے شک نماز بے حیائی اور برائی سے روکتی ہے''۔

حقیقت صوم کو بھی واضح فرمایا۔

''یایھالذین آمنوا کتب علیکم الصیام کم کتب علی الذین من قبلکم لعلکم تتقون'' (۲۹)

ترجمہ: ''اے ایمان والو تم پر روزے فرض کئے گئے ہیں جیسا کہ تم سے پہلے لوگوں پر فرض کئے گئے تھے۔تا کہ تم پرہیزگار بنو''۔

حصول منفعت کی حکمتوں کے ساتھ قرآن حکیم نے احکامات کے ضمن میں مقصد رفع مضرت کو بھی نمایاں کیا ہے۔حرمت خمر و میسر کی حکمتوں کو واضح کرتے ہوئے فرمایا۔

''انما یریدالشیطن ان یوقع بینکم العداوۃ والبغضا فی الخمروالمیسر ویصد کم عن ذکر اللہ وعن الصلوٰۃ فھل انتم منتھون'' (۳۰)

ترجمہ: ''بے شک شیطان تو چاہتا ہے کہ شراب اور جوئے کے ذریعہ سے تمہارے درمیان دشمنی اور بغض پیدا کردے تا کہ تم کو اللہ کی یاد سے اور نماز سے روکے، تو کیا تم باز آنے والے ہو''۔

قرآنی شریعت کی ان حکمتوں اور مصلحتوں کی طرف اشارہ کرتے ہوئے ''علامہ نجم الدین'' لکھتے ہیں۔

''وبالجملة فما من آیة من کتاب اللہ عزوجل الاوھی تشتمل علی مصلحة او مصالح .... ونحوہ فی السنة کثیرہ نھا بیان الکتاب وقد بینا اشتمال. کل ایة منه علی مصلحة والبیان علی وفق المبین'' (۳۱)

ترجمہ: ''قرآن مجید کی کوئی آیت ایسی نہیں جو مصلحت یا مصالح پر مشتمل نہ ہو۔ اور یہی حال سنت کا بھی ہے۔ کیونکہ وہ کتاب اللہ کا بیان ہے اور بیان ہمیشہ مبین کے موافق ہوتا ہے''۔

امام غزالیؒ لکھتے ہیں:

''مقاصد التی شرعت الاحکام لتحقیقها ومقاصد الشارع هی المصالح التی تعود الٰی العباد فی دیناء هم واخر هم سواکان تحصیلها عن طریق جلب المنافع اوعن طریق دفع المضار''(۳۲)

ترجمہ: ''شریعت کے اہداف سے مراد وہ مقاصد ہیں۔ جن کے حصول کے لیے شرعی احکامات مقرر کیے گئے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے یہ شرعی احکام بندوں کی دنیا اور آخرت کی مصلحتوں کے لیے دیئے حصول فوائد اور نقصان سے بچاؤ بھی اس میں شامل ہے''۔

امام شاطبیؒ لکھتے ہیں:

''تکالیف الشریعة ترجع الی حفظ مقاصد ها فی الخلق'' (۳۳)

ترجمہ: ''یعنی شریعت اسلامیہ کے تمام احکامات مخلوق کی حفاظت اور اس کے ساتھ رعایت پر مبنی ہیں''۔

''علامہ عزیز الدین بن عبدالسلام'' شریعت کے مزاج اور مقصد کی حکمت اور راز کو اس طرح بیان کرتے ہیں۔

''ان الشریعة کلها امادر مفاسداوجلب منافع'' (۳۴)

ترجمہ: ''اسلامی شریعت میں سراپا مصلحتیں ہیں یہ ان ہی مصلحتوں کی بدولت نقصان سے بچاؤ اور فوائد کا حصول ممکن ہوتا ہے''۔

جس طرح شریعت اسلامی ہر دور کی ہدایت و راہنمائی کے لیے ایک اصل الاصول اور اساسی شان کی حاصل ہے اسی طرح اس آفاقی اور کامل شریعت کے اسرار و رموز بھی تہذیبی ارتقاء

اور علمی ترقی وانکشافات کے ساتھ مزید اجاگر ہورہے ہیں اور بوعلی اندر غبار ناقہ گم دست رومی پردہ محمل گرفت" کے مصداق گزشتہ صدی میں "حضرت علامہ اقبال" نے اپنے فکر وتدبر قرآنی ذوق اور ملی درد سے شریعت حق کی جدید پیرائے اور اسلوب میں ترجمانی کی ہے۔

انہوں نے بجا طور پر فرمایا تھا۔"میرا عقیدہ ہے کہ جو شخص زمانہ حال کے اصول وقوانین پر ایک تنقیدی نگاہ ڈال کر احکام قرآنیہ کی آبدیت ثابت کریگا وہی اسلام کا مجدد ہوگا اور بنی نوع انسان کا سب سے بڑا خادم بھی وہی ہوگا۔"(۳۵) سوال یہ ہے کہ خود "علامہ اقبال" نے اس کار خیر میں کیا کردار ادا کیا اگر چہ اقبال کا پورا کارنامہ حیات اس کا جواب ہے بالخصوص اقبال نے اسرار شریعت کی اپنے خاص "علم الکلام" کی روشنی میں جو نقاب کشائی کی وہ بھی اس سلسلہ کی ایک کڑی ہے۔شریعت کا اصل راز عدل اور تسلیم ورضا ہے۔تسلیم ورضا کے متعلق قرآن کا حکم ہے۔

"ماکان لمومن ولا مومنة اذا قضیٰ الله ورسوله امران یکون لهم الخیرة من آمرهم ومن یعص الله ورسوله فقد ضل ضلا مبینا"(۳۶)

ترجمہ: "اور نہیں (زیب دیتی یہ بات) کسی مومن مرد اور نہ کسی مومن عورت کو کہ جب فیصلہ فرمادے اللہ اور اس کا رسول اللہ ﷺ کسی معاملہ کا تو باقی رہے ان کے پاس اختیار اپنے معاملات کا اور جو نافرمانی کرتا ہے اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول اللہ ﷺ کی تو جا پڑا وہ کھلی گمراہی میں"۔

شریعت کے مبنی بر عدل ہوئے کے بارے میں قرآن مجید کا ارشاد ہے۔

"الله الذی انزل الکتب بالحق والمیزان" (۳۷)

ترجمہ: "وہ اللہ ہی ہے جس نے یہ کتاب حق کے ساتھ نازل فرمائی اور میزان بھی"۔

شریعت کے اس راز کی حقیقت کو علامہ اقبال یوں اجاگر کرتے ہیں:

"حکمش از عدل است وتسلیم ورضا است" "بیخ واندر ضمیر مصطفیٰ است"(۳۸)

"شریعت کا حکم عدل اور تسلیم ورضا ہے اس کی جڑ رسول اللہ ﷺ کے ضمیر میں ہے"۔

یعنی حضور ﷺ کی ذات اقدس شریعت کا مرکز و محور ہے۔فہم شریعت کے لیے حضور ﷺ کی نبوت کا صحیح فہم و ادراک ہونا ضروری ہے۔اسرار شریعت کی بنیاد رضائے الٰہی کا حصول ہے اور رضائے الٰہی حضور پاک ﷺ کے اتباع سے مشروط ہے۔اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے۔

"قل ان کنتم تحبون الله فاتبعونی یحبیکم الله" (۳۹)

ترجمہ: ''اے نبی ﷺ! لوگوں سے کہہ دو اگر تم حقیقت میں اللہ سے محبت رکھتے ہو تو میری پیروی اختیار کرو، اللہ تعالیٰ تم سے محبت کرے گا''۔

اسرار شریعت کے اس پہلو کو ''علامہ اقبال'' نے ان الفاظ میں بیان کیا ہے۔

''مصطفیٰ داد از رضائے او خبر'' ''نیست در احکام دیں چیزے دگر''(۴۰)

حضور ﷺ کی شریعت نے اللہ تعالیٰ کی رضا کے حصول کی خبر دی۔طریقہ اور دین شریعت اللہ کی رضا ہی کی دوسرا نام ہے۔ دوسرا شریعت ہائے کا طریقہ یہ ہے کہ انسان اپنے ضمیر (نور فطرت) کو زندہ رکھے۔

قرآن حکیم نے اس راز سے یوں پردہ اٹھایا۔ "قد افلح من زکھا"(۴۱)

ترجمہ: ''یعنی وہ شخص فلاح پا گیا جس نے اپنے ضمیر کو پاک و صاف رکھا''۔

''علامہ'' اس حقیقت کا انکشاف ان الفاظ میں کرتے ہیں۔

''فاش می خواہی اگر اسرار دیں'' ''جز بہ عماق ضمیر خود مبیں''(۴۲)

ترجمہ: ''اگر دین کے اسرار و رموز کو ظاہر دیکھنا چاہتے ہو تو اپنے ضمیر کے اندر جھانکو''۔

''علامہ اقبال'' کے نزدیک دین و شریعت کے اسرار و رموز کا حقیقی فہم اس وقت حاصل ہوسکتا ہے۔ ''جب انسان دین مجبوراً نہیں شعوراً اختیار کر لے''۔ ''علامہ اقبال'' فرماتے ہیں۔

''گر نہ بینی دین تو مجبوری است'' ''ایں چنیں دیں از خدا مہجوری است''(۴۳)

''اگر تو دین شریعت کے اسرار نہیں جانتا تو دین تیری مجبوری ہے۔اور ایسا تصور دین انسان کو خدا سے دور رکھتا ہے۔اسرار شریعت سے نابلد ہونے کا وبال قرآن حکیم میں اس طرح بیان کیا گیا ہے۔

"واعلموا ان الله یحول بین المرء وقلبه"(۴۴)

ترجمہ: "اور یاد رکھو اللہ تعالیٰ آدمی اور اس کے دل کے درمیان حائل ہو جایا کرتا ہے"۔

معلوم ہوتا ہے کہ "اقبال" کے اس شعر کا بنیادی ماخذ یہی قرآنی آیت ہے۔"اقبال" کے نزدیک شریعت کا راز فطرت کے تقاضوں میں پوشیدہ ہے۔شریعت کوئی خارجی شے نہیں جو انسان پر زبردستی مسلط کردی گئی ہو۔اپنے ایک شعر میں فرماتے ہیں۔

"تو یکے در فطرت خود غوطه زن" "مرد حق شو بر ظن و تخمین و متن"(۴۵)

"ایک مرتبہ اپنی فطرت میں غوطہ لگا۔مرد حق بن مرد تخمین وظن نہ بن"۔

"قرآن مجید" کا فرمان ہے۔ "ان الظن لایغنی من الحق شیاء"(۴۶)

ترجمہ: "یعنی یہ محض گمان کی پیروی کر رہے ہیں اور گمان کبھی حق کا نعم البدل نہیں ہوسکتا"۔

وہ انکار خدا کو کفر اور فطرت اور ضمیر کے متعلق کج فہمی کو کفر اکبر سمجھتے ہیں تو فرماتے ہیں۔

"منکر حق نزد ملا کافر است" "منکر خود نزد من کافر تر است"(۴۷)

"ملا کے نزدیک اللہ کا منکر کافر ہے۔میرے نزدیک اپنا منکر (خودی کی پہچان نہ رکھنے والا) کافر تر ہے"۔

فہم اسرار شریعت انسان کو جمود اور ترک عمل کی پستیوں سے نکال کر حرکت وعمل کی بلندیوں کی طرف لے جاتا ہے۔اس سے زندگی کا فطری ارتقاء اور اخروی سرفرازی یقینی ہوجاتی ہے۔اس حقیقت کو علامہ اقبال اس طرح بیان کرتے ہیں۔

"اے کہ می نازی بہ قرآن عظیم تا کجا در حجرہ می باشی مقیم
دا جہاں اسرار دین رافاش کن نکتہ شرع مبیں رافاش کن"(۴۸)

"اے مرد مسلمانوں تو قرآن حکیم پر ناز کرتا ہے لیکن کب تک تو حجروں میں بیٹھا رہے گا تو دنیا میں دین کے بھید (اسرار شریعت) ظاہر کر شریعت روشن کے حقائق کو منکشف کر"۔اسرار شریعت کے فہم

سے دنیا سے استحصالی نظام کا خاتمہ ہو سکتا ہے۔ یہ کام علماء سو اور جاہل صوفیا نہیں کر سکتے۔ اس لئے قرآن کے مرد مومن کو میدان عمل میں آنا ہوگا۔

فرماتے ہیں۔

''کس نہ گردد در جہاں محتاج کس نکتہ شرع مبیں این است وبست

کار اقوام وملل ناید درست از عمل بنما کہ حق در دست تست'' (۴۹)

''شریعت کے راز فاش کرنا اس لئے بھی ضروری ہے تا کہ جہاں میں کوئی کسی کا محتاج نہ رہے۔ (یعنی انسانوں پر انسانوں کی حاکمیت کا نظام ختم ہو کر رب کی دھرتی پر رب کا نظام قائم ہو۔'' الا له الخلق و الامر'' (۵۰) ''سن لو کہ پیدا کرنا اور حکم چلانا صرف اسی کا منصب ہے۔'' یہ تہذیب دنیا میں قائم ہونا ہی شریعت کا راز ہے۔ آج اقوام وملل کا نظام درست نہیں۔ اس کی اصلاح کا ایک ہی راستہ ہے کہ پہلے تو اپنی اصلاح کر اور پھر ان کو حق پر قائم کر۔

کلام اقبال میں اسرار شریعت کو جدید لب و لہجہ میں پیش کیا گیا ہے۔ اہل علم سے یہ حقیقت مخفی نہیں کہ بیسویں صدی کے فلسفیانہ افکار ونظریات اور تہذیب نے اسلام کے متعلق جو شکوک وشبہات پیدا کیے قرآن حکیم ہی اس زہر کا تریاق ہے اور کلام اقبال اس صدی میں فہم قرآن کا بڑا اہم علمی اور عقلی ذریعہ ہے۔ جدید سائنس وفلسفہ کی حقیقت اور مادیت کی اس دوڑ میں روحانیت کی دعوت بے یقینی اور تذبذب کی حالت میں ایمان و ایقان کے شعوری ادراک وفہم کے لیے کلام اقبال کی اہمیت و افادیت کو نظر انداز نہیں کیا جا سکتا۔ عصری حالات کے تناظر میں اقبال کا بصیرت افروز پیغام اسرار شریعت کے فہم کے ضمن میں کسی چراغ راہ سے کم نہیں۔ وہ خود فرماتے ہیں۔

''گماں آباد ہستی میں یقیں مرد مسلماں کا بیاباں کی شب تاریک میں قندیل رہبانی'' (۵۱)

شریعت پوری زندگی پر محیط ہے۔ اس کی کونپلیں علم سے پھوٹتی ہیں اور حیات انسانی کو سیراب کرتی ہیں۔ تاہم حیات انسان کا اصل راز محنت میں پنہاں ہے اس عالمگیر شریعت کے اس عالمگیر وصف کو یوں بیان کرتے ہیں۔

''زندگی جہد است و استحقاق نیست   جز بعلم انفس و آفاق نیست''(۵۲)

''زندگی کوشش کا نام ہے۔ استحقاق کا نام نہیں اور زندگی آفاق و انفس کے علم کے سوا کچھ نہیں''۔

رسول اللہ ﷺ سے کامل محبت اور آپ ﷺ کی کامل اطاعت ہی شریعت کا اصل راز ہے اس راز کو یوں بے نقاب کرتے ہیں۔

''ہر کہ عشق مصطفیٰ سامان اوست   بحر و بر در گوشہ داماں اوست''(۵۳)

''ہر وہ شخص کہ جس کا سامان عشق مصطفیٰ ﷺ ہے تو سمجھ لو کہ خشکی اور سمندر دونوں کے خزانے اس کے پاس ہیں''۔

''بہ کیش زندہ دلاں زندگی جفا طلبی است   سفر بہ کعبہ نہ کردم کہ راہ بے خطر است''(۵۴)

''زندہ دلوں کے مذہب میں زندگی سخت کوشی اور مصائب برداشت کرنے کا نام ہے۔ میں نے کعبہ کی جانب اس لئے سفر اختیار نہیں کیا کیونکہ وہاں تک کا راستہ بے خطر ہے۔''

''تامرا رمز حیات آموختند   آتشے در پیکرم افروختند''(۵۵)

''چونکہ مجھے زندگی کی رمز سکھائی گئی ہے اور میرے وجود میں عشق کی آگ روشن کردی گئی ہے''۔

''حق رموز ملک و دیں برمن کشود   نقش غیر از پردہ چشم ربود''(۵۶)

''اللہ تعالیٰ نے دین و دنیا کے رموز مجھ پر کھول دیئے ہیں۔ اور اللہ ہی نے میری آنکھ کے پردے سے غیر اللہ کا ہر نقش مٹا دیا ہے''۔

طارق بن زیاد نے ساحل اندلس پر کشتیاں جلائیں جو کہ شریعت کے ظاہری تعلیم کے خلاف فعل تھا۔ کیونکہ شریعت نے ترک وسائل کی تعلیم نہیں دی لیکن باطنی لحاظ سے یہ عمدہ فعل تھا۔ اس سے جذبہ جہاد میں اضافہ ہوا اور فتح ہوگئی۔ مسلمانوں میں اگر حقیقی جذبہ جہاد اور توکل علی اللہ اور قلبی یقین ہو تو وسائل کی کمی کے باوجود وہ فتح مند ہونگے۔ قرآن حکیم نے اس حکمت کو ان الفاظ میں بیان کیا۔

''ولن تغنی عنکم فئتکم شیأ ولو کثرت وان اللہ مع المومنین''(۵۷)

ترجمہ: ''اور ہرگز تمہاری جمعیت تمہارے کام نہ آسکے گی خواہ وہ کتنی زیادہ ہی کیوں نہ ہو اور بے شک اللہ تعالیٰ اہل ایمان کے ساتھ ہے''۔

''كم من فئة قليلة غلبت فئة كثيرة باذن الله والله مع الصابرين''(۵۸)

ترجمہ: ''کہ ایک گروہ قلیل بڑے گروہ پر غالب آیا ہے۔ اللہ کے حکم سے اور اللہ صبر کرنے والوں کے ساتھ ہے''۔

طارق بن زیاد کے جذبہ جہاد کے اسرار وحکم کو قرآن حکیم کی درج بالا آیات کی روشنی میں اقبال نے سمجھا۔

مثنوی پس باید کرد اے قوم مشرق 9 نمبر مثنوی شریعت کے اسرار کے متعلق ہے۔ ''کلیات اقبال صفحہ نمبر 179 تا 187 پر اقبال نے اپنے تصورات کو پیش کیا ہے''۔ وہ فرماتے ہیں کہ اسرار شریعت معلوم نہ ہو تو انسان غلام اور ذر و مال اس کا آقا بن جاتے ہیں۔

''گر نداری اندر ایں حکمت نظر تو غلام وخواجہ تو سیم و زر''(۵۹)

''ہدایت کے بغیر مال انسان کو قارون اور بلاہدایت اقتدار انسان کو فرعون بنا دیتا ہے۔ ہدایت سے مراد دین کا صحیح فہم ہے''۔ ''حضور پاک ﷺ کا فرمان ہے''۔

''اللہ تعالیٰ جس کے ساتھ بھلائی چاہتا ہے اسے فہم دین (اسرار شریعت) عطا کرتا ہے۔(۶۰)

اسرار شریعت معلوم نہ ہونے کی وجہ سے دولت مند گمراہی کو ہدایت اور ہدایات کو گمراہی سمجھتا ہے۔ ''علامہ اقبال فرماتے ہیں''۔

''در نگاہش نا صواب آمد صواب ترسد از ہنگامہ ہائے انقلاب''(۶۱)

سرمایہ دار انقلاب سے ڈرتا ہے جمود کو پسند کرتا ہے۔ کہ کہیں انقلاب اس کے سرمایہ کے لیے باعث نقصان ہو۔ یعنی اسرار شریعت سے ناواقفیت انسان کو قدامت پرست بناتی ہے وہ جمود کا شکار ہو جاتا ہے۔ اور یہ دونوں رویے زندگی کی تعمیر و ترقی میں رکاوٹ ہیں اور مقاصد شرعیہ کے

منافی ہیں۔اسرارشریعت سے لاعلمی معاشی استحصال کا ذریعہ ہے۔ ''علامہ اقبال فرماتے ہیں''۔

''خواجہ نان بندہ مزدور خورد آبروے دختر مزدور برد'' (۶۲)

''آقا نے مزدور کا نان کھالیا یعنی محنت لی، اجرت نہ دی بلکہ مزدور کو بے آبرو کر دیا''۔

''علامہ اقبال'' اسرارشریعت کو منکشف کرنے کے ساتھ اس کی راہ میں حائل رکاوٹوں کو بھی بیان کرتے ہیں۔فہم اسرارشریعت کی راہ میں سب سے بڑی رکاوٹ حب مال ہے۔وہ فرماتے ہیں۔

''شیوہ تہذیب نو آدم دری است پردہ آدم دری سوداگری است

ایں بنوک ایں فکر چالاک یہود نورحق از سینہ آدم ربود

تاتہ و بالا نہ گردد ایں نظام دانش وتہذیب و دیں سوادئے خام'' (۶۳)

''نئی تہذیب کا شیوہ آدم کو پھاڑ کھانا ہے اور اس آدم دری کو سوداگری کے پردے میں روا رکھا جارہا ہے۔ یہ بینک جو یہودی مکارفکر کا کرشمہ ہیں یہ انسان کے سینے سے دل کا نور کھینچ کرلے گئے ہیں۔ جب تک یہ سود کا نظام تہہ و بالا نہیں ہوتا۔اس وقت تک دانش وتہذیب اور دینی تعلیمات محض سودائے خام ہیں''۔

''شرع برخیزد زعماق حیات روشن از نورش ظلام کائنات'' (۶۴)

''شریعت زندگی کی گہرائیوں سے جنم لیتی ہے۔(یعنی اس کا تعلق زندگی کی حقیقت سے ہوتا ہے) اس لئے شریعت سے کائنات کے اندھیرے چھٹ جاتے ہیں۔ دنیا میں نظام حق کا قیام واستحکام شریعت کے اسرار حلت وحرمت کے سمجھنے پر موقوف ہے۔ مقاصد شریعت کو ''امام شاطبی'' نے ان الفاظ میں واضح کیا۔

''وھی حفظ الدین والنفس والنسل المال والعقل'' (۶۵)

''یعنی شریعت کا مقصد دین جان نسل مال وعقل کی حفاظت کرنا ہے۔''

شریعت کے اس اصل الاصول کی وضاحت علامہ نے ان الفاظ میں واضح کی ہے۔کہ حقیقی نظام اسلام کا قیام ہی ابلیسی نظام جبر واستحصال کو ختم کرتا ہے۔اپنی نظم ابلیس کی مجلس شوریٰ میں خود ابلیس

اعتراف کرتا ہے۔

''الحذر آئین پیغمبر سے سو بار الحذر حافظ ناموس زن مرد آزما مرد آفریں
کرتا ہے دولت کو ہر آلودگی سے پاک وصاف منعمون کو مال و دولت کا بناتا ہے امین''(۶۶)

ایک مقام پر دین وشریعت کے اسرار رموز یوں بیان کرتے ہیں۔

''سر دیں صدق مقال اکل حلال خلوت وجلوت تماشائے جمال''(۶۷)

''دین کا راز سچ بولنے اور حلال کھانے اور خلوت وجلوت میں جمال خداوند کو دیکھنے میں ہے''۔

آپ فرماتے ہیں۔

''گر جہاں داند حرامش را حرامَ تا قیامت پختہ ماند ایں نظام''(۶۸)

''اگر دنیا میں لوگ شریعت کے حرام کو حرام سمجھ لیں (یعنی اس پر عمل کریں) تو قیامت تک نظام حیات پختہ رہے گا۔ ظاہر پرست فقہا شریعت کے اسرار و رموز نہیں پا سکتے۔ اس کے لیے نگاہ عشق یعنی حقیقت پسند نگاہ جو حقیقی ایمان کے نتیجے میں پیدا ہوتی ہے۔ اس کا ہونا ضروری ہے۔ قرآن مجید میں اس حکمت کو یوں بیان کیا گیا ہے۔

"یایھاالذین آمنو ان تتقوا الله یجعل لکم فرقاناً ویکفر عنکم سیاتکم ویغفر لکم والله ذوالفضل العظیم"(۶۹)

ترجمہ: ''اے ایمان والو! اگر تم اللہ سے ڈرتے رہو گے وہ تمہیں (حق و باطل میں فرق کی) کسوٹی دے گا اور تم سے تمہارے گناہ دور کردیگا۔ اور تمہارے قصور معاف کردیگا۔ اور اللہ بہت بڑے فضل کا مالک ہے''۔

''علامہ اقبال'' فرماتے ہیں۔

''نیست ایں کار فقیہاں اے پسر با نگاہے دیگرے او را نگر''(۷۰)

''اے بیٹے یہ حکمت و دانش یعنی فہم اسرار شریعت کی منزل کو طے کرنا محض فقہا کا کام نہیں۔ اسے کسی اور نگاہ سے دیکھ یعنی قلبی باطنی اور حقیقی ایمان ویقین کی روشنی سے ہی اسرار شریعت کا سمجھنا ممکن ہے''۔

جیسا کہ قرآن حکیم میں ارشاد ہوتا ہے۔

"وان اللہ لهادالذین آمنو الی صراط مستقیم"(۷۱)

ترجمہ: "اور بے شک اللہ تعالیٰ ہدایت دیتا ہے ان لوگوں کو جو ایمان لائے سیدھے راستے پر"۔

اسلامی شریعت کا اصل مزاج حاکمیت الٰہی اطاعت رسول ﷺ اور انسانی شرف وحریت کا لحاظ ہے۔ اگر ان امور کو پیش نظر نہ رکھا جائے تو شریعت ایک بے روح قسم کی رسم بن جاتی ہے۔ ان حالات میں شریعت کے نام پر رسومات کو اپنالیا جاتا ہے۔ یہ صورتحال کسی بھی مذہبی معاشرے کے زوال کی تمہید ہی نہیں بلکہ تکمیل ہوا کرتی ہے۔ اس صورت حال سے قوم و مذہب کو محفوظ رکھنے کے لیے شریعت کے اہداف و مقاصد اور اس کے منبع و مزاج کو معلوم کرنا ضروری ہوتا ہے۔ اسلامی شریعت کے حوالے سے یہ کام روح عصر اور روح دین کے مطابق شریعت اسلام کے اسرار و رموز کی ایک پر حکمت وضاحت سے سرانجام دیا جاسکتا ہے۔ یہ صلاحیت اور توفیق قرآن حکیم کے گہرے فہم و تدبر سے حاصل ہوتی ہے۔ "حضرت علامہ اقبال" کی قرآن فہمی اور ان کی قرآنی مہارت اس درجہ کی تھی کہ جس کی بدولت آپ نے شریعت اسلامیہ کے اسرار و مقاصد محکم دلائل اور منطقی ترتیب کے ساتھ عشق وجنون کے جذبے سے فاش کیے۔ ایسے ہی عبقری اشخاص کے متعلق قرآن کی بشارت ہے۔

"یوتی الحکمة من یشاء ومن یوت الحکمة فقداوتی خیراً کثیراً"(۷۲)

ترجمہ: "اللہ جس کو چاہتا ہے حکمت عطا کرتا ہے اور جس کو حکمت کی دولت مل گئی اس کو بڑی دولت (بھلائی) دی گئی"۔ "علامہ راغب اصفہانی" حکمت کی تعریف ان الفاظ میں بیان کرتے ہیں۔

حکمت علم وعقل کے لیے علم تک پہنچنے کا نام ہے۔(۷۳) "ابن منظور" حکمت کے متعلق لکھتے ہیں:

"والحکمة عبارة من معرفة افضل الاشیاء بافضل العلوم"(۷۴)

ترجمہ: "یعنی افضل اور بہترین شے کو بہترین علم کے ذریعے معلوم کرنا حکمت ہے"۔

چنانچہ علامہ اقبال نے جس خوبی اور مہارت سے شریعت اسلامی کے اسرار و رموز بیان

کیے ہیں وہ آپ کی اعلیٰ حکمت و دانائی کا ثبوت ہیں۔ آپ معروف معنی میں مفتی فقیہ یا اصولی نہ تھے۔ بلکہ ایک فلسفی ادیب، شاعر، وکیل اور جدید قانون دان تھے۔ ان سب سے بڑھ کر یہ کہ آپ قرآن اور رسول ﷺ کے سچے عاشق تھے۔ آپ نے ایسی قرآنی مہارت اور بصیرت کی روشنی میں شرعی اسرار و رموز بیان کیے قرآن کے شرعی احکام کے متعلق ''علامہ شاطبیؒ'' لکھتے ہیں۔

''تعریف القرآن بالا حکام الشریعه اکسره کلی لاجزئی وحیث جآء جزیاً فاخذه علی الکلیه''

''قرآن حکیم میں اکثر و بیشتر مقامات پر احکام شرعیہ کلی طور پر بیان ہوئے۔ مزید لکھتے ہیں

''القرآن علی اختصاره جامع والا یکون جامعاً الا والمجموع فیه امور کلیات''(۷۵)

''قرآن اپنے اختصار کے باوجود ایک جامع کتاب ہے۔ اور جامعیت اس وجہ سے ہے کہ اس میں کلیات کو بیان کیا گیا ہے۔'' قرآن کی اس جامعیت کا بڑا ادراک اور فہم ''حضرت علامہ اقبال'' کو حاصل تھا کہ جس کی روشنی میں انہوں نے اسرار شریعت کو بیان کیا۔

علامہ نے شریعت کے اسرار و مقاصد اس طرح بیان کئے ہیں کہ ان مسائل کا ربط زندگی اور اخلاق و تمدن سے مربوط ہوتا ہے اور ان حکم و اسرار کی روشنی میں فرد اور قوم کی تعمیر اور تربیت کی امت کو ذہنی اور فکری انتشار سے محفوظ رکھا۔ روح دین کی تشریح و تعبیر کے حوالے سے علامہ کا دوہرا کردار ہے۔ یعنی دین کے اساسی اعتقادات و افکار کی جدید اسلوب میں مدلل تشریح اور دوسرے ہمہ اوست اور فلسفہ وحدۃ الوجود کی تردید، وہ عبادات کو رسم پرستی (Ritualism) کی بجائے اسے حصول محبت الٰہی کا ذریعہ سمجھتے ہیں۔ یہ عبادت ہی ہے کہ جس کی بدولت ''انائے مطلق (Inpinite)'' اور ''انائے محدود (Finite)'' یعنی خالق و مخلوق میں رشتہ محبت مستقلاً قائم ہوتا ہے۔ اہل ایمان اللہ تعالیٰ سے شدید محبت رکھتے ہیں۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

''والذین آمنوا اشد حبا للّٰه''(۷۶)

ترجمہ: ''حالانکہ وہ لوگ جو ایمان والے ہیں۔سب سے بڑھ کر اللہ تعالیٰ کو محبوب رکھتے ہیں''۔

''ان الله يحب الذين يقاتلون فی سبيله صفاً''(۷۷)

ترجمہ: ''یقیناً اللہ تعالیٰ ان اہل ایمان سے محبت رکھتا ہے جو اس کی راہ میں منظم ہو کر لڑتے ہیں''۔

وہ عشق الٰہی کو روح شریعت قرار دیتے ہیں۔ وہ رسم پرستی خشک فقہی قانونی موشگافی کی مذمت کرتے ہیں۔وہ فرماتے ہیں۔

''عقل و دل و نگاہ کا مرشد اولیں ہے عشق　　عشق نہ ہو تو شرع و دیں بت کدہ تصورات''(۷۸)

شریعت کا ایک اہم راز نظام دین کی عصری تناظر میں تشریح و تفسیر ہے اور جملہ اسرار شریعت توحید کی توسیع (Extension) کی حیثیت رکھتے ہیں پھر وحدت خالق کے تصور سے وحدت نسل انسانی کا تصور جنم لیتا ہے۔خون اور وطنیت کے بت ٹوٹتے ہیں۔شریعت کا یہی بھید فرد اور ملت کی معاشی زندگی کی بنیاد ہے۔توحید سے جس طرح غیر اللہ کی حاکمیت کا خاتمہ ہوتا ہے اسی طرح توحید کا معاشی تصور غیر اللہ کی حقیقی ملکیت کے تصور کو ختم کرتا ہے۔نظام شریعت کے معاشی اسرار کو یوں بیان کرتے ہیں۔

کرتا ہے دولت کو ہر آلودگی سے پاک وصاف　　منعموں کو مال و دولت کا بناتا ہے امیں

اس سے بڑھ کر اور کیا فکر وعمل کا انقلاب　　بادشاہوں کی نہیں اللہ کی ہے یہ زمیں''(۷۹)

توحید کی سیاسی ہیت سے حاکمیت خدا کا تصور جنم لیتا ہے اور انسانی حاکمیت کا خاتمہ ہوتا ہے۔

''فرماتے ہیں''۔

''سروری زیبا فقط اس ذات بے ہمتا کو ہے　　حکمراں ہے اک وہی باقی بتان آزری''(۸۰)

علامہ اقبال عالمگیر انسانی برادری کے تصور کو بھی شریعت کا ایک اہم راز قرار دیتے ہیں۔فرماتے ہیں۔

''آب و نان ماست از یک مائدہ　　دودہ آدم کنفس واحدہ''(۸۱)

''یعنی ہمارا آب و دانہ ایک ہی دستر خواں سے ہے اس لیے کہ آدم کا پورا خاندان ایک جان کی مانند ہے'' وہ ملا کی شریعت کو مستی گفتار قرار دیتے ہیں۔ یہاں ملا کی شریعت کا مطلب جمود اور عمل

بلا حجت ہے۔فرماتے ہیں

''صوفی کی طریقت میں فقط مستی احوال ملا کی شریعت میں فقط مستی گفتار'' (۸۲)

آپ شریعت کے اسرار و حکم کی ترجمانی قرآن کی روشنی میں کرتے ہیں بلکہ ان کے افکار و نظریات کا سرچشمہ قرآن حکیم ہے اس حقیقت کو آنحضور ؐ کی بارگاہ عالیہ میں اس طرح بیان کرتے ہیں۔

''گر دلم آئینہ بے جوہر است در بحرفم غیر قرآن مضمر است

پردہ ناموس فکرم چاک کن ایں خیاباں راز خارم پاک کن

روز محشر خوار و رسوا کن مرا بے نصیب از بوسہ پا کن مرا'' (۸۳)

''اگر میرا دل آئینہ بے جوہر ہے (یعنی سیاہ ہے) اور اگر میرے پیغام میں کوئی غیر قرآنی تعلیم ہے تو اے پیغمبر کائنات آپ ﷺ خود میرے فکر کا پردہ چاک فرما دیجیے اور اپنی ملت کے باغ کو مجھ جیسے کانٹے سے پاک کر دیجیے نیز قیامت کے روز مجھے خوار و رسوا کر دیجیے اور مجھے اپنی قدم بوسی کی سعادت سے محروم کر دیجیے۔

وہ اپنی شخصیت کا تعارف ان الفاظ میں بھی پیش کرتے ہیں۔

''رندی سے بھی آگاہ ہے شریعت سے بھی واقف پوچھو جو تصوف کی تو منصور کا ثانی'' (۸۴)

شریعت کا ایک اور جوہر اور اس کا راز ظاہر و باطن کی پاکیزگی اور ان میں مکمل توازن و اعتدال قائم رکھنا ہے۔شریعت کے ظاہری احکام اور ان کی باطنی حکمت کا تعلق جسم و جان کی طرح ہے جسم کی حرکت جان کی بدولت ہے اور جان کا قیام جسم کے اندر ہے بعینہ شریعت کے ظاہری احکام اور اس کے باطنی حقائق میں کامل اتصال پایا جاتا ہے۔شریعت مزرع حیات کے لیے بمنزلہ پانی ہے۔ چنانچہ حیات انسان کے ظاہری پہلو پر زور دینا اور باطنی شخصیت کو نظرانداز کرنے سے زندگی غیر مفید غیر متوازن اور غیر حقیقی ہو جاتی ہے۔

قرآن حکیم میں اس رویے کی مذمت ان الفاظ میں بیان کی گئی ہے۔

''یعلمون ظاهراً من الحيوة الدنيا وهم عن الاخرة هم غافلون'' (۸۵)

ترجمہ: ''لوگ دنیاوی زندگی کا صرف ظاہری پہلو جانتے ہیں اور وہ آخرت سے بالکل ہی غافل ہیں''۔

علامہ ظاہر و باطن کے اس تضاد کو فہم و دین میں رکاوٹ سمجھتے ہیں ان کے نزدیک زندگی سے متعلق یہ رویہ ایک انسانی المیہ ہے''۔ فرماتے ہیں۔

''ترسم ایں عصر کہ تو زادی دراں در بدن غرق است و کم داند از جان''(۸۶)

''میں اس زمانے سے ڈرتا ہوں کہ جس میں پیدا ہوا ہوں کیونکہ یہ زمانہ بدن میں غرق ہے اور جان کو نہیں چاہتا یعنی تن پرستی کا زمانہ ہے۔ لوگ روح کو بھول چکے ہیں شکم پیش نظر سے دل پر دھیان نہیں ان کے نزدیک جسم و جان سے متعلق یہ رویہ انسانی تہذیب اور ابلیسی تہذیب کے مابین ایک معرکہ ہے'' فرماتے ہیں

''دنیا کو ہے پھر معرکہ روح و بدن پیش تہذیب نے پھر اپنے درندوں کو ابھارا

اللہ کو پامردی مومن پہ بھروسہ ابلیس کو یورپ کی مشینوں کا سہارا''(۸۷)

''علامہ'' بے روح شریعت کو (شریعت کا ظاہری رکھ رکھاؤ کہ جو رضا الٰہی کے حصول اور سنت رسول ﷺ پر عمل کے نصب العین سے خالی ہو) عجمی بت سمجھتے ہیں اور ''فرماتے ہیں''۔

''تمدن تصوف شریعت کلام بتان عجم کے پجاری تمام''(۸۸)

اجتہاد اور تفقہ فی الدین کی روشنی میں شریعت کے فروعی احکام کو ہر دور کے تقاضوں کے مطابق ڈھالنا علامہ اقبال کے نزدیک تہذیب حاضر کے ساتھ یہ ایک دست بدست معرکہ ہے ورنہ فقاہت و رہبانیت میں کوئی فرق نہیں رہتا۔'' علامہ اقبال فرماتے ہیں''

''فقیہہ شہر بھی رہبانیت پہ ہے مجبور کہ معرکے ہیں شریعت کے جنگ دست بدست'' (۸۹)

اقبال نے شریعت اسلامی کو اپنے کلام میں خاص اہمیت دی ہے اس کا سبب یہ ہے کہ وہ دور حاضر کے ترجمان القرآن ہیں اور شریعت قرآن حکیم سے ماخوذ ہے اس طرح کلام اقبال اور شریعت کے حکم و اسرار میں ایک حلقہ اتصال قائم ہو جاتا ہے کلام اقبال قرآن حکیم کی شرح اور شریعت

اس کا خاص موضوع بن جاتا ہے ان کی نگاہیں شریعت کے ظاہری مفہوم سمیت اس کے حقیقی اور باطنی اسرار و رموز کی بھی معرفت رکھتی تھیں وہ اپنے بارے میں خود فرماتے ہیں کہ مظاہر کے پردے کو چیر کر وجود کی حقیقت تک ان کو رسائی حاصل تھی۔ ان کی زندگی میں بسا اوقات ایسے غیر معمولی لمحات آتے تھے کہ بہت سے حقائق ان پر منکشف ہوجاتے تھے جس کی طرف وہ خود اشارہ کرتے ہیں۔

''می شود پردہ چشم پر گاہے گاہے دیدہ ام ہر دو جہاں را بر نگاہے گاہے''(۹۰)

یعنی کبھی ایسے لمحات بھی آتے ہیں کہ میری آنکھ کا پردہ اتنا باریک ہوجاتا ہے اور منظر میں اتنی تیزی آجاتی ہے کہ میں دونوں جہاں ایک نگاہ سے دیکھ لیتا ہوں اس اعتبار سے ان کی شخصیت اس حدیث قدسی کا مصداق تھی۔

''عن ابی ھریرۃؓ قال قال رسول اللہ ﷺ ان اللہ قال من عادیٰ لی ولیاً فقدآذنتہ بالحرب وماتقرب الیَّ عبدی بشی ءٍ آحب الیَّ مما افترضت علیہ، وما یزال عبدی یتقرب الیَّ بالنوافل حتیٰ احبہ فاذا احببتہ کنت سمعہ الذی یسمع بہ وبصرہ الذی یبصربہ ویدہ التی یبطش بھا، ورجلہ التی یمشی بھا، ولئن سئالنی لاعطیتہ ولئن استعاذنی لاعیذنہ''(۹۱)

ترجمہ: ''حضرت ابو ہریرۃؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ نے فرمایا کہ اللہ تبارک وتعالیٰ فرماتا ہے جس کسی نے میرے کسی ولی سے دشمنی رکھی تو اس کے خلاف میری جانب سے اعلان جنگ ہے اور جن اعمال سے میرا بندہ میرا قرب حاصل کرتا ہے ان میں سے مجھے سب سے زیادہ محبوب وہ اعمال ہیں جو میں نے اس پر فرض ٹھہرائے ہیں اور بندہ نوافل کے ذریعہ میرے قریب ہوتا رہتا ہے یہاں تک کہ میں اس سے محبت کرنے لگتا ہوں پس جب میں اس سے محبت کرنے لگتا ہوں تو اس کا کان بن جاتا ہوں۔ جس سے وہ سنتا ہے اور اس کی آنکھ بن جاتا ہوں جس سے وہ دیکھتا ہے اور اس کا ہاتھ بن جاتا ہوں جس سے وہ پکڑتا ہے اور اس کا پیر بن جاتا ہوں جس سے وہ چلتا ہے اور اگر وہ مجھ سے کوئی سوال کرتا ہے تو ضرور اسے عطا کرتا ہوں اور اگر وہ مجھ سے پناہ طلب کرتا ہے تو ضرور پناہ دیتا ہوں۔

شریعت اسلامیہ میں صحبت صالحہ کو بہت اہمیت دی گئی ہے۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے۔

"یاایھاالذین آمنوا اتقوا اللہ و کونوا مع الصادقین" (۹۲)

ترجمہ: "اے لوگو جوایمان لائے ہو اللہ سے ڈرو اور صادقین کے ساتھ ہو جاؤ"

"واصبر نفسک مع الذین یدعون ربھم بالغدوۃ والعشی یریدون وجھہ" (۹۳)

ترجمہ: "اور اپنے دل کو ان لوگوں کی معیت پر مطمئن کرو جو اپنے رب کی رضا کے طلبگار بن کر صبح و شام اسے پکارتے ہیں۔"

"ولا تطرد الذین یدعون ربھم بالغدوۃ والعشی یریدون وجھہ" (۹۴)

ترجمہ: "اور نہ ہٹاؤ (خود سے) ان لوگوں کو جو پکارتے ہیں اپنے رب کو صبح و شام، اس کی خوشنودی کے طلب گار ہیں"۔

"علامہ اقبال" کتاب اللہ سے صحیح طور پر فیض یاب ہونے کے لیے رجال اللہ کی صحبت اختیار کرنے کی نصیحت کرتے ہیں تاکہ حکمت شریعت اور دانش دین کے حقائق منکشف ہوسکیں۔فرماتے ہیں۔

"صد کتاب آموزی از اہل ہنر   خوشتر آن درس کہ گیری از نظر" (۹۵)

"یعنی اگر تو اہل ہنر (ظاہر پرست) سے 100 کتابیں پڑھ لے تب بھی وہ ایک درس بہتر ہے جو تو نے اہل نظر کی صحبت میں رہ کر حاصل کیا ہے"۔

"جاوید نامہ" میں اسرار شریعت معلوم کرنے کے لیے اللہ کی محبت کو بطور بنیاد بیان کرتے ہیں۔ حب الٰہی کی اس کیفیت کو وہ رقص روح (روحانی مسرت) سے تعبیر کرتے ہیں۔ فرماتے ہیں۔

"رقص جاں آموختن کارے بود   غیر حق را سوختن کارے بود
اے مرا تسکین جان ناشکیب   تو اگر از رقص جان گیری نصیب
سر دین مصطفیٰ گویم ترا   ہم بقبر اندر دعا گویم ترا" (۹۶)

روح کا رقص سیکھنا آسان نہیں غیر حق کو جلانا آسان نہیں، اے میری بے قرار جان کی تسکین (یعنی اے میرے بیٹے) تو اگر روح کے رقص سے نصیب بنالے (یعنی یہ اعلیٰ مقام اگر حاصل کرلے) پھر میں

تجھے حضورﷺ کے دین کا راز بتاؤں گا اور قبر کے اندر بھی تیرے لیے دعا گو رہوں گا۔

اسرار شریعت سے متعلق اقبال کا مطالعہ وسیع تیز نظر اور قلم و زبان میں حد درجہ تاثیر تھی وہ ایک مذہبی گھرانے میں پیدا ہوئے۔ مذہبی افکار اور دینی غیرت ان کو ورثے میں ملی تھی۔ جدید فکر و فلسفے کی تحصیل آپ نے مغربی تعلیمی اداروں سے کی اس طرح آپ کی شخصیت قدامت و جدت کا کامل امتزاج تھی۔

جامد مذہبی تقلید نے آپ کی آنکھوں پر پٹی نہیں باندھی اور جدید مغربی جھوٹے رنگوں کی صناعی سے بھی یہ نگاہ چکا چوند نہیں ہوئی تھی اقبال کے اکثر ہم عصر علماء اسلام کے ظاہری اور فقہی امور پر زیادہ زور دیتے تھے۔ ایمان وایقان اور اسلام کی باطنی برکات اور اس کے تزکیہ فکر وعمل تعمیر انسانیت اور تسخیر کائنات کے پہلو پر کما حق نگاہ نہ تھی اور دوسری جانب ان کے دور میں جدید تعلیم یافتہ طبقہ ترقی پسندی اور روشن خیالی کے نام سے مغربی تقلید الحاد کی طرف مائل تھا اس ماحول میں وہ شریعت اسلامی کو انسانی تربیت کا ذریعہ سمجھتے ہیں۔ اطاعت الٰہی، محبت رسولﷺ، ضبط نفس اور تسخیر کائنات کی اعلیٰ منازل امت کے سامنے رکھتے ہیں وہ شریعت کو بیک وقت مادی اور روحانی ترقی کا ذریعہ سمجھتے ہیں۔ علامہ اقبالؒ اور قرآن کے درمیان قلب و روح کا سا تعلق نظر آتا ہے علامہ اقبالؒ نے جس دور میں آنکھ کھولی اس وقت امت مسلمہ نکبت وادبار جبر واستحصال کے شکنجوں میں گرفتار تھی افق خاور پر ظلمت چھائی ہوئی تھی مغربی طاقتیں براہ راست امت مسلمہ پر مسلط تھیں۔ جس طرح آج ان بیرونی طاقتوں کے غلام (خود ساختہ مسلم حکمران) ہم پر مسلط ہیں اس دور میں بھی اقبال کا دل امت مسلمہ کے ساتھ بھلائی اور خیر خواہی کے جذبات سے معمور تھا ملی درد انہیں بزم میں شعلہ نوائی پر آمادہ کرتا تھا اور سرگرم عمل رکھتا تھا وہ شمع کی طرح خود بھی جلتے اور اغیار کو بینا بھی کرتے تھے۔

علامہ کی ہر بات میں ایک نئی بات ہوتی ہے جو عرفان و معرفت علم وحکمت اور سیاست و معیشت کے حقائق کی مظہر اور تہذیب وثقافت کی آئینہ دار ہوتی ہے۔ ان کی فکر ونظر آفاقی اور ہمہ گیر ہوتی ہے وہ تاحیات حالات و واقعات کو نور بصیرت سے دیکھتے اس کا تجزیہ کرتے تھے دیدونظر کے اس اعلیٰ مقام پر کھڑے ہو کر شریعت کے راز حقیقت سے پردہ اٹھاتے رہے۔

☆☆☆☆

حوالہ جات

(۱) القرآن، سورۃ مائدہ آیت نمبر 48

(۲) القرآن، سورۃ زخرف آیت نمبر 32

(۳) القرآن، سورۃ الجاثیہ آیت نمبر 18

(۴) راغب اصفہانی، امام، المفردات فی غریب القرآن، مطبع اردو پریس لاہور، 1963ء، ص نمبر 259

(۵) محمد ابوبکر الرازی، امام، مختار الصحاح، طبع امیریہ قاہرہ، 1922ء، ص 159

(۶) محمد مرتضیٰ الزبیدی، تاج العروس، دار الکتب قاہرہ مصر، جلد نمبر 3، ص 166

(۷) القرآن، سورۃ الجاثیہ، آیت نمبر 18

(۸) محمود الحسن، شیخ الہند، ترجمہ قرآن حکیم۔ تاج کمپنی لمیٹڈ لاہور، بلا تاریخ

(۹) ابوالاعلیٰ، مودودی، مولانا، تفہیم القرآن، جلد نمبر 4، ادارہ ترجمان القرآن لاہور 1988ء، ص 586

(۱۰) الشاطبی، علامہ، الموافقات، جلد نمبر 2، مطبع دار الکتب قاہرہ مصر، ص 168

(۱۱) القرطبی، محمد، ابی عبداللہ الانصاری، الجامع لاحکام القرآن، دار العلم قاہرہ 1978، جلد نمبر 3، ص 52

(۱۲) البیرونی، ابوریحان محمد بن احمد: القانون المسعودی، دار الاشاعت کراچی، س ن ص 182

(۱۳) علی ہجویری، حضرت، کشف المحجوب، ضیاء القرآن پبلی کیشنز لاہور، 1997ء، ص 155

(۱۴) ابوالقاسم قشیری، امام، الرسالۃ القشیریہ، مکتبہ العلم لاہور 1992ء، ص 132

(۱۵) احمد سرہندی، مجدد الف ثانی، مکتوب نمبر 1 بنام ملا حاجی محمد لاہوری،
ایچ ایم سعید اینڈ کمپنی کراچی، س ن، جلد نمبر 4، ص 247،

(۱۶) احمد سرہندی، مجدد الف ثانی، حضرت شیخ، مکتوب نمبر 114/1 بنام صوفی قربان، جلد نمبر 4، ص 248

(۱۷) قطب الدین، شاہ ولی اللہ، حجۃ اللہ البالغہ، مکتبہ العلم، لاہور، 1999ء، جلد 1، ص 182

(۱۸) ترمذی شریف، باب کتاب العلم، جلد دوئم، حدیث نمبر 547، مکتبہ العلم اردو بازار لاہور، س ن ص 230

(۱۹) قطب الدین، شاہ ولی اللہ حضرت، مقدمہ حجۃ اللہ البالغہ، لاہور، 1999ء، ص 3

(۲۰) القرآن، سورۃ التوبہ، آیت نمبر 122

(۲۱) شفیع محمد، مفتی، تفسیر معارف القرآن، دارالعلوم کراچی 1988ء، جلد نمبر 4، ص 490

(۲۲) امین احسن اصلاحی، مولانا، تدبر قرآن، فاران فاؤنڈیشن لاہور، پاکستان، جلد نمبر 3، ص 662

(۲۳) ابوالاعلیٰ مودودی، مولانا، تفہیم القرآن، جلد نمبر 2، ص 251

(۲۴) شبیر احمد عثمانی، علامہ، تفسیر عثمانی، تاج کمپنی لاہور، بلا تاریخ

(۲۵) القرآن، سورۃ ابراہیم، آیت نمبر 1

(۲۶) القرآن، سورۃ الحدید، آیت نمبر 24

(۲۷) القرآن، سورۃ الملک، آیت نمبر 2

(۲۸) القرآن، سورۃ العنکبوت، آیت نمبر 15

(۲۹) القرآن، سورۃ البقرہ، آیت نمبر 183

(۳۰) القرآن، سورۃ المائدہ، آیت نمبر 91

(۳۱) نجم الدین، علامہ، فلسفہ مقاصد شریعہ، نور محمد کارخانہ کتب آرام باغ کراچی، س ن ص 180

(۳۲) غزالی، امام، شفاالعلیل، شمع بک ایجنسی، لاہور 1987ء، ص 103

(۳۳) الشاطبی، امام، الموافقات، ص 135

(۳۴) عزیز الدین، بن عبدالسلام، علامہ، فلسفہ مقاصد شریعہ، س ن ص 176,175

(۳۵) مولانا شاہ محمد جعفر پھلواری، مقالہ، اقبال اور فقہ جدید کی تدوین، مقالات یوم اقبال، اقبال کونسل 103 ریسٹ کیمپ روڈ، کراچی 1967ء، ص 132

(۳۶) القرآن، سورۃ الاحزاب، آیت نمبر 36

(۳۷) القرآن، سورۃ الشوریٰ، آیت نمبر 17

(۳۸) محمد اقبال، علامہ، کلیات اقبال، فارسی، ناشر جاوید اقبال، شیخ غلام علی اینڈ سنز لاہور، 1973ء، ص 1182

(۳۹) القرآن، سورۃ آل عمران، آیت نمبر 31

(۴۰) محمد اقبال، علامہ، کلیات اقبال، ص 1182

(۴۱) القرآن، سورۃ الشمس، آیت نمبر 9

(۴۲) کلیات اقبال، ص 1184

(۴۳) محمد اقبال، علامہ، کلیات اقبال فارسی، ص 1184

(۴۴) القرآن، سورۃ الانفال، آیت نمبر 23

(۴۵) محمد اقبال، علامہ، کلیات اقبال فارسی، ص 1184

(۴۶) القرآن، سورۃ یونس، آیت نمبر 36

(۴۷) محمد اقبال، علامہ، کلیات اقبال فارسی، 1983ء، ص 1128

(۴۸) محمد اقبال، علامہ، کلیات اقبال فارسی، ص 1184

(۴۹) ایضاً ص 1184۔ 1185

(۵۰) القرآن، سورۃ الاعراف، آیت نمبر 54

(۵۱) محمد اقبال، علامہ، کلیات اقبال اردو، ص 270

(۵۲) محمد اقبال، علامہ، کلیات اقبال فارسی، ص 511

(۵۳) محمد اقبال، علامہ، کلیات اقبال فارسی، ص 514

(۵۴) محمد اقبال، علامہ، کلیات اقبال فارسی، ص 648

(۵۵) ایضاً ص 505

(۵۶) ایضاً ص 508

(۵۷) القرآن، سورۃ الانفال، آیت نمبر 19

(۵۸) القرآن، سورۃ البقرہ، آیت نمبر 249

(۵۹) محمد اقبال، علامہ، کلیات اقبال فارسی، ص 1179

(۶۰) امام بخاری، بخاری شریف، باب کتاب العلم، جلد اول، حدیث نمبر 81، مکتبہ رحمانیہ اردو بازار لاہور، 1998ء

(٦١) محمد اقبال، علامہ، کلیات اقبال فارسی، ص 1179

(٦٢) محمد اقبال، علامہ، کلیات اقبال فارسی، ص 1179

(٦٣) کلیات اقبال، ص 1181

(٦٤) ایضاً ص 1182

(٦٥) الشاطبی، امام، الموافقات، جلد نمبر 4، ص 2

(٦٦) محمد اقبال، علامہ، ارمغان حجاز، شیخ غلام علی اینڈ سنز، لاہور، 1973ء، ص 12

(٦٧) محمد اقبال، علامہ، ارمغان حجاز، ص 1130

(٦٨) محمد اقبال، علامہ، ارمغان حجاز، ص 1182

(٦٩) القرآن، سورۃ الانفال، آیت نمبر 28

(٧٠) محمد اقبال، علامہ، کلیات اقبال فارسی، ص 1182

(٧١) القرآن، سورۃ الحج، آیت نمبر 54

(٧٢) القرآن، سورۃ البقرہ، آیت نمبر 270

(٧٣) راغب اصفہانی، امام، المفردات القرآن، ص 126

(٧٤) ابن منظور، علامہ، لسان العرب، مادہ حکم، بیروت لبنان 1994ء

(٧٥) الشاطبی، علامہ، الموافقات، جلد نمبر 3، ص 367

(٧٦) القرآن، سورۃ البقرہ، آیت نمبر 165

(٧٧) القرآن، سورۃ الصف، آیت نمبر 4

(٧٨) بال جبرائیل، شیخ غلام علی اینڈ سنز، انارکلی لاہور، 1978ء، ص 112

(٧٩) محمد اقبال، علامہ، ارمغان حجاز اردو، ص 13

(٨٠) محمد اقبال، علامہ، کلیات اقبال اردو، ص 261

(٨١) کلیات اقبال فارسی، ص 952

(۸۲) ضرب کلیم، شیخ غلام علی اینڈ سنز لاہور، 1983ء، ص 39

(۸۳) رموز بخودی، ص 271، کلیات اقبال، ص 487

(۸۴) بانگ درا، شیخ غلام علی اینڈ سنز، لاہور 1983ء، ص 60

(۸۵) القرآن، سورۃ الروم آیت نمبر 7

(۸۶) محمد اقبال، علامہ، کلیات اقبال فارسی، ص 1134

(۸۷) محمد اقبال، علامہ، کلیات اقبال اردو، ص 458

(۸۸) بال جبرائیل، ص 124

(۸۹) ضرب کلیم، ص 39

(۹۰) کلیات اقبال فارسی، ص 5

(۹۱) بخاری شریف، باب کتاب الرقاق، حدیث نمبر 1422، جلد سوم، مکتبہ رحمانیہ لاہور، 1994ء

(۹۲) القرآن، سورۃ التوبہ، آیت نمبر 119

(۹۳) القرآن، سورۃ الکہف، آیت نمبر 28

(۹۴) القرآن، سورۃ الانعام، آیت نمبر 52

(۹۵) محمد اقبال، علامہ، کلیات اقبال فارسی، ص 1128

(۹۶) محمد اقبال، علامہ، کلیات اقبال فارسی، ص 1134-1135